شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ رِسالہ اوّل تا آخِر پورا پڑھئے، قَوی اِمکان ہے کہ آپکی کئی غَلَطیاں آپکے سامنے آجائیں۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُول مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بَخْش دے۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۱۸ ص۳۶۲ حدیث۹۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عشقِ رسُول

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہُنچ کر پانی منگوایا اور وُضُو کیا پھر یَکایک مُسکرانے اور رُفَقا سے فرمانے لگے: جانتے ہو میں کیوں مُسکرایا؟

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا **اللّٰہ** عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

پھر خود ہی اِس سُوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: میں نے دیکھا **سرکارِ نامدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وُضُو فرمایا تھا اور بعدِ فراغت مُسکرائے تھے اور صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا تھا: جانتے ہو میں کیوں مُسکرایا؟ پھر میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود ہی فرمایا: ''جب آدمی وُضُو کرتا ہے تو چِہرہ دھونے سے چِہرے کے اور ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور سر کا مَسْح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گُناہ جَھڑ جاتے ہیں۔''

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ١ ص ١٣٠ حدیث ٤١٥)

وُضُو کر کے خَنداں ہوئے شاہِ عُثماں — کہا: کیوں تَبَسُّم بھلا کر رہا ہوں؟
جوابِ سُوالِ مخاطب دیا پھر — کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سرکارِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہر ہر ادا اور ہر ہر سُنَّت کو دیوانہ وار اپناتے تھے۔ نیز اس رِوایت سے **گناہ دھونے کا نُسخہ** بھی معلوم ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **وُضُو میں کُلّی** کرنے سے مُنہ کے، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنے سے ناک کے، چِہرہ دھونے سے پلکوں سَمیت سارے چِہرے کے، ہاتھ دھونے سے ہاتھ کیساتھ ساتھ ناخُنوں کے نیچے کے، سَر (اور کانوں) کا مَسْح کرنے سے سَر کے ساتھ ساتھ کانوں کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے ساتھ ساتھ پاؤں کے ناخُنوں کے نیچے کے گناہ بھی جَھڑ جاتے ہیں۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

گناہ جھڑنے کی حِکایت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُضو کرنے والے کے گناہ جھڑتے ہیں، اِس ضِمن میں ایک ایمان افروز حِکایت نَقل کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ عبدُالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ جامع مسجِد کوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو بناتے ہوئے دیکھا، اس سے وُضو (میں استِعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلے۔ اُس نے فوراً عَرض کی: میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وُضو (میں استِعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی! تو زِنا سے توبہ کرلے۔ اُس نے عَرض کی: میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وُضو کے قطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا: شراب نوشی اور گانے باجے سننے سے توبہ کرلے۔ اس نے عَرض کی: میں نے توبہ کی۔ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر کَشف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہوجاتے تھے لہٰذا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس کَشف کے خَتم ہوجانے کی دُعا مانگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قَبول فرمالی جس سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہوگئے۔

(اَلمِیزانُ الکُبریٰ ج ۱ ص ۱۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وُضو کا ثواب نہیں ملے گا

اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے: اگر کسی عمل میں اچھی نیّت نہ ہو تو اُس کا ثواب نہیں ملتا۔ یہی حال وُضو کا بھی ہے، چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت مُخَرَّجہ** جلد اوّل'' صَفْحہ 292 پر ہے: وُضو پر ثواب پانے کے لیے حُکمِ الٰہی بجالانے کی نیّت سے وُضو کرنا ضَرور ہے ورنہ وُضو ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: وضو میں نیّت نہ کرنے کی عادت سے گنہگار ہوگا، اس میں نیّت سنّتِ مؤکّدہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٦١٦)

سارا بدَن پاک ہوگیا !

دو حدیثوں کا خُلاصہ ہے: جس نے **بِسمِ اللّٰہ** کہہ کر وُضو کیا اس کا سر سے پاؤں تک سارا جسم پاک ہوگیا اور جس نے بِغیر **بِسمِ اللّٰہ** کہے وُضو کیا اُس کا اُتنا ہی بدَن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا۔ (سُنَنِ دارقطنی ج ١ ص ١٠٨، ١٠٩ حدیث ٢٢٨، ٢٢٩)

حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطّر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابُو ہریرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) جب تم وُضو کرو تو **بِسمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ** کہہ لیا کرو جب تک تمہارا وُضو باقی رہے گا اُس وَقْت تک تمھارے فِرِشتے (یعنی کِراماً کاتِبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الصَّغیر لِلطَّبَرَانِی ج ١ ص ٧٣ حدیث ١٨٦)

باوُضو سونے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے: باوُضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ (کَنزُ الْعُمّال ج۹ ص ۱۲۳ حدیث ۲۵۹۹۴)

باوُضو مرنے والا شہید ہے

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: **بیٹا!** اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی اِستِطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مَلَکُ الْموت جس بندے کی روح حالتِ وُضو میں قبض کرتا ہے اُس کیلئے **شہادت** لکھ دی جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۹ حدیث ۲۷۸۳)

میرے آقا اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہمیشہ باوُضو رہنا مُستَحَب ہے۔

مُصیبتوں سے حِفاظت کا نُسخہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا: ''اے **موسیٰ**! اگر بے وُضو ہونے کی صورت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرنا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۲۹ رقم ۲۷۸۲) ''فتاوٰی رضویہ'' میں ہے: ہمیشہ باوُضو رہنا اسلام کی سُنَّت ہے۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ ص۷۰۲)

''اَحمد رضا'' کے سات حُرُوف کی نسبت سے ہر وقت باوُضو رہنے کے سات فضائل

میرے آقا امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: بعض

عارِفین (رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین) نے فرمایا: جو ہمیشہ باوُضُو رہے **اللہ** تَعالٰی اُس کو سات **فضیلتوں** سے مُشرّف فرمائے:

﴿1﴾ ملائکہ اس کی صُحبت میں رَغبت کریں ﴿2﴾ قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے ﴿3﴾ اُس کے اَعْضاء تسبیح کریں ﴿4﴾ اُس سے تکبیرِ اُوْلٰی فوت نہ ہو ﴿5﴾ جب سوئے **اللہ** تَعالٰی کچھ فِرِشتے بھیجے کہ جِنّ وانس کے شَر سے اُس کی حِفاظت کریں ﴿6﴾ سکراتِ موت اس پر آسان ہو ﴿7﴾ جب تک باوُضو ہو اَمانِ الٰہی میں رہے۔ (اَیْضاً ص ۷۰۲،۷۰۳)

دُگنا ثواب

یقیناً سردی، تھکن یا نزلہ، زُکام، دَرْدِ سر اور بیماری میں وُضو کرنا دشوار ہوتا ہے **مگر** پھر بھی کوئی ایسے وَقْت وُضو کرے جبکہ وُضو کرنا دشوار ہو تو اس کو بحکمِ حدیث دُگنا ثواب ملے گا۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِی ج ٤ ص ١٠٦ حدیث ٥٣٦٦)

سردی میں وُضُو کرنے کی حِکایت

حضرتِ عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے غلام، حُمْرَان سے وُضُو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حُمْرَان کہتے ہیں: میں پانی لایا، انہوں نے مُنہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا: **اللہ** آپ کو کِفایت کرے **رات تو بہُت ٹھنڈی** ہے۔ اس پر فرمایا کہ: میں نے رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے سنا ہے کہ "جو بندہ وُضوئے کامل کرتا ہے **اللہ** تَعالٰی اُس کے اگلے پچھلے گناہ بَخْش دیتا ہے۔" (مسندِ بزار ج ٢ ص ٧٥ حدیث ٤٢٢، بہارِ شریعت ج ١ ص ٢٨٥)

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

وُضو کا طریقہ (حنفی)

کعبۃُ اللّٰہ شریف کی طرف مُنہ کرکے اُونچی جگہ بیٹھنا مُستَحَب ہے۔ وُضو کیلئے **نیّت** کرنا سنّت ہے، نیّت نہ ہو تب بھی وُضو ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملے گا۔ نیّت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زبان سے اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں **حُکمِ الٰہی** عَزَّوَجَلَّ **بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وُضو کر رہا ہوں**۔ بِسمِ اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے۔ بلکہ بِسمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیجئے کہ جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔[1] اب **دونوں ہاتھ** تین تین بار پہنچوں تک دھوئیے، (نَل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خِلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اُوپر نیچے کے دانتوں میں **مِسواک** کیجئے اور ہر بار مِسواک کو دھو لیجئے۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: ''مِسواک کرتے وقت نَماز میں قراٰنِ مجید کی قِراءَت (قِرا۔ءَت) اور **ذِکْرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے مُنہ پاک کرنے کی نیّت کرنی چاہئے۔''[2] اب سیدھے ہاتھ کے تین چُلّو پانی سے (ہر بار نَل بند کرکے) اِس طرح **تین کُلّیاں** کیجئے کہ ہر بار مُنہ کے ہر پُرزے پر (حلق کے کَنارے تک) پانی بہ جائے، اگر روزہ نہ ہو تو **غَرغَرہ** بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چُلّو (اب ہر بار آدھا چُلّو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نَل بند کرکے) **تین بار ناک میں** نَرم گوشت تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیے، اب (نَل بند

---

[1] اَلْمُعْجَمُ الصَّغیر لِلطَّبَرانی ج ۱ ص ۷۳ حدیث ۱۸۶ [2] اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص ۱۸۲

کرکے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرلیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔ **تین بار سارا چِہرہ** اِس طرح دھوئیے کہ جہاں سے عادۃً سر کے بال اُگنا شُروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اگر **داڑھی** ہے اور اِحْرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (نَل بند کرنے کے بعد) اِسطرح **خِلال** کیجئے کہ اُنگلیوں کو گلے کی طرف سے داخِل کر کے سامنے کی طرف نکالئے۔ پھر پہلے **سیدھا ہاتھ** اُنگلیوں کے سرے سے دھونا شُروع کر کے کُہنیوں سمیت تین بار دھوئیے۔ اِسی طرح پھر **اُلٹا ہاتھ** دھولیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مُستَحَب ہے۔ **اکثر لوگ چُلّو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کُہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کُہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھوئیے۔ اب چُلّو بھر کر کُہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ** (بِغیر اجازتِ صحیحہ ایسا کرنا) **یہ پانی کا اِسراف ہے۔** اب (نَل بند کرکے) **سر کا مَسْح** اِس طرح کیجئے کہ دونوں اَنگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گُدّی تک اِس طرح لے جائیے کہ ہتھیلیاں سَر سے جُدا رہیں، پھر گُدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آئیے،[1] کلمے کی اُنگلیاں اور اَنگوٹھے اِس دَوران سَر پر بِالکل مَس نہیں

مدینہ

[1] سر پر مَسْح کا ایک طریقہ یہ بھی تحریر ہے اِس میں بالخصوص اسلامی بہنوں کیلئے زیادہ آسانی ہے چُنانچِہ لکھا ہے: مَسْحِ سر میں ادائے سنّت کو یہ بھی کافی ہے کہ انگلیاں سر کے اگلے حصّے پر رکھے اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر اور ہاتھ جما کر گُدّی تک کھینچتا لے جائے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٦٢١)

ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطْح کا اور اَنگوٹھوں سے کانوں کی باہَری سَطْح کا مَسْح کیجئے اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشْت سے گردن کے پچھلے حصّے کا مَسْح کیجئے۔ بعض لوگ گلے کا اور دُھلے ہوئے ہاتھوں کی کُہنیوں اور کلائیوں کا مَسْح کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔ **سر کا مَسْح کرنے سے قَبْل ٹونٹی اچّھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے** بِلا وجہ نل کُھلا چھوڑ دینا یا اَدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپک کر ضائع ہوتا رہے اِسراف و گُناہ ہے۔ **پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں** ہر بار اُنگلیوں سے شُروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مُستَحَب ہے کہ آدھی پِنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا سنّت ہے۔ (خِلال کے دَوران نل بند رکھئے) اس کا مُسْتَحَب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیا کا خِلال شروع کر کے اَنگوٹھے پر خَتْم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیا سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا پر خَتْم کر لیجئے۔ **(عامۂ کُتُب)**

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی **فرماتے** ہیں: ہر عُضْو دھوتے وَقْت یہ امّید کرتا رہے کہ میرے اِس عُضْو کے گناہ نکل رہے ہیں۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص ۱۸۳ مُلَخَّصاً)

وُضو کے بچے ہوئے پانی میں 70 بیماریوں سے شِفا

لوٹے وغیرہ سے وُضو کرنے کے بعد بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینے میں **شِفا** ہے چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

''فتاوٰی رضویہ'' مُخَرَّجہ جلد 4 صَفْحہ 575 تا 576 پر فرماتے ہیں: بَقِیَّۂ وُضُو (یعنی وُضو کے بچے ہوئے پانی) کے لیے شرعاً عَظَمت و احترام ہے اور نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابِت کہ حُضُور نے وُضُو فرما کر بَقِیّہ آب (یعنی بچے ہوئے پانی) کو کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور ایک حدیث میں رِوایت کیا گیا کہ اس کا پینا ستّر مَرَض سے شِفا ہے۔ تو وہ ان اُمُور میں آبِ زمزم سے مُشابہت رکھتا ہے ایسے پانی سے استِنجا مناسب نہیں۔ ''تنوِیر'' کے آدابِ وُضُو میں ہے: ''وُضُو کے بعد وُضو کا پَسماندہ (یعنی بچا ہوا پانی) قِبلہ رُخ کھڑے ہو کر پیے۔'' علّامہ عبدُالغنی نابُلُسی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے تجرِبہ کیا ہے کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وُضُو کے بَقِیَّہ (بَ-قِیْ-یَہ) پانی سے شِفا حاصِل ہو جاتی ہے۔ نبیِّ صادِق صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس صحیح طبِّ نبوی میں پائے جانے والے ارشادِ گرامی پر اعتِماد کرتے ہوئے میں نے یہ طریقہ اختِیار کیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّت کے آٹھوں دروازے کُھل جاتے ہیں

حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اچّھی طرح وُضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور کلِمۂ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخِل ہو۔ (سُنَنِ دارمی ج ۱ ص ۱۹۶ حدیث ۷۱۶)

نظر کبھی کمزور نہ ہو

جو وُضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سُورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ (مَسائلُ القراٰن ص ۲۹۱)

وُضو کے بعد تین بار سورۂ قَدْر پڑھنے کے فضائل

حدیثِ مُبارَک میں ہے: جو وُضو کے بعد ایک مرتبہ سُورَۃُ الْقَدْر پڑھے تو وہ صِدّیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شُہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میدانِ مَحشر میں اسے اپنے اَنبِیاء کے ساتھ رکھے گا۔

(کَنْزُ الْعُمّال ج ۹ ص ۱۳۲ رقم ۲۶۰۸۵، اَلحاوی لِلفتاوٰی للسُّیوطی ج ۱ ص ۴۰۲)

وُضو کے بعد پڑھنے کی دُعا (اوّل و آخر دُرود شریف)

جو وُضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور تیرے لئے ہی تمام خوبیاں ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

تو اس پر مُہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا اور قِیامت کے دن اس پڑھنے والے کو دے دیا جائے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۱ رقم ۲۷۵۴)

وُضو کے بعد یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے (اوّل و آخر دُرود شریف)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنا دے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کر دے۔

(تِرمِذی ج ۱ ص ۱۲۱ حدیث ۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لفظ "اللہ" کے چار حُرُوف کی نسبت سے وُضو کے چار فرائض

۞ چِہرہ دھونا ۞ کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھ دھونا ۞ چوتھائی سر کا مَسْح کرنا

۞ ٹَخنوں سَمیت دونوں پاؤں دھونا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳، ۴، ۵، بہارِ شریعت ج۱ ص ۲۸۸)

دھونے کی تعریف

کسی عُضْو (عُض ۔ وْ) دھونے کے یہ معنٰی ہیں کہ اُس عُضْو کے ہر حصّے پر کم از کم دو قطرے پانی بہ جائے۔ صِرْف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چُپَڑ لینے یا ایک قطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اِس طرح وُضو یا غُسْل ادا ہوگا۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرّجہ ج۱ ص ۲۱۸، بہارِ شریعت ج۱ ص ۲۸۸)

"کرم یا ربَّ العٰلمین" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے وُضو کی 14 سنّتیں

"وُضو کا طریقہ" (حنفی) میں بعض سنّتوں اور مُسْتَحَبّات کا بیان ہو چکا ہے اس کی مزید وَضاحت مُلاحظہ فرمایئے: ۞ نِیّت کرنا ۞ بِسْمِ اللہ پڑھنا۔ اگر وُضو سے قبل بِسْمِ اللہِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیں تو جب تک باوُضُو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے ۞ دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا ۞ تین بار مِسواک کرنا ۞ تین چُلّو سے تین بار کُلّی کرنا ۞ روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ کرنا ۞ تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا ۞ داڑھی ہو تو (اِحْرام میں نہ ہونے کی صورت میں) اس کا خِلال کرنا ۞ ہاتھ اور ۞ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا ۞ پورے سر کا ایک ہی بار مَسْح کرنا ۞ کانوں کا مَسْح کرنا ۞ فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اَعْضاء میں پہلے مُنہ پھر ہاتھ کُہنیوں سَمیت دھونا پھر سر کا مَسْح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور ۞ پے درپے وُضُو کرنا یعنی ایک عُضْو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عُضْو دھولینا۔

(بہارِشریعت ج ا ص ۲۹۳، ۲۹٤ مُلَخَّصاً)

"یارسُولَ اللہ ترے در کی فضاؤں کو سلام" کے اُنتیس حُروف کی نسبت سے وُضو کے 29 مُستَحَبّات

۞ قِبلہ رُو ۞ اونچی جگہ ۞ بیٹھنا ۞ پانی بہاتے وَقْت اَعْضاء پر ہاتھ پھیرنا ۞ اطمینان سے وُضو کرنا ۞ اَعْضائے وُضو پر پہلے پانی چُپڑ لینا خُصُوصاً سردیوں میں ۞ وُضُو کرنے میں بِغیر ضَرورت کسی سے مدد نہ لینا ۞ سیدھے ہاتھ سے کُلّی کرنا ۞ سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا ۞ اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ۞ اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا ۞ اُنگلیوں کی پُشْت سے گردن کی پُشْت کا مَسْح کرنا ۞ کانوں کا مَسْح کرتے وَقْت

بھیگی ہوئی چُھنگلیاں (یعنی چھوٹی اُنگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کرنا ۞ اَنگوٹھی کو حَرَکت دینا جب کہ ڈِھیلی ہو اور یہ یقین ہو کہ اِس کے نیچے پانی بہ گیا ہے، اگر سَخْت ہو تو حَرَکت دیکر انگوٹھی کے نیچے پانی بہانا **فَرض** ہے ۞ مَعذورِ شَرْعی (اس کے تفصیلی اَحکام اِسی رسالے کے صَفْحہ 32 تا 35 پر مُلاحظہ فرمالیجئے) نہ ہو تو نَماز کا وَقْت شُروع ہونے سے پہلے ہی وُضو کر لینا ۞ جو کامل طور پر وُضو کرتا ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رَہ جاتی ہو اُس کا کُووَں (یعنی ناک کی طرف آنکھوں کے دونوں کونے) ٹَخنوں، ایڑیوں، تلووں، کُونچوں (یعنی ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹّھے) گھائیوں (یعنی اُنگلیوں کے درمیان والی جگہوں) اور کُہنیوں کا خُصوصِیّت کے ساتھ خیال رکھنا اور بے خیالی کرنے والوں کے لئے تو **فَرض** ہے کہ ان جگہوں کا خاص خیال رکھیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جگہیں خُشک رَہ جاتی ہیں اور یہ بے خیالی ہی کا نتیجہ ہے ایسی بے خیالی **حرام** ہے اور خیال رکھنا **فَرض** ۞ وُضو کا لوٹا اُلٹی طرف رکھئے اگر طَشْت یا پتیلی وغیرہ سے وُضو کریں تو سیدھی جانِب رکھئے ۞ چِہرہ دھوتے وَقْت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اُوپر کا کچھ حصّہ بھی دُھل جائے ۞ چِہرے اور ۞ ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اس کے اَطراف میں کچھ بڑھانا مَثَلاً ہاتھ کُہنی سے اوپر آدھے بازو تک اور پاؤں ٹَخنوں سے اوپر آدھی پِنڈلی تک دھونا ۞ دونوں ہاتھوں سے مُنہ دھونا ۞ ہاتھ پاؤں دھونے میں اُنگلیوں سے شُروع کرنا ۞ ہر عُضْو دھونے کے بعد اس پر ہاتھ پھیر کر بُوندیں ٹپکا دینا تاکہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خُصوصاً جبکہ مسجِد میں

جانا ہو کہ فرشِ مسجد پر وُضو کے پانی کے قطرے گرانا مکروہِ تحریمی ہے ۞ ہر عُضْو کے دھوتے وَقْت اور مَسْح کرتے وَقْت نیّتِ وُضو کا حاضِر رہنا ۞ ابتداء میں بِسْمِ اللہ کے ساتھ ساتھ دُرُود شریف اور کلمۂ شہادت پڑھ لینا ۞ اَعْضائے وُضو بلا ضَرورت نہ پونچھئے اگر پونچھنا ہو تب بھی بِلا ضَرورت بِالکل خُشک نہ کیجئے کچھ تَری باقی رکھئے کہ بروزِ قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی ۞ وُضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ شیطان کا پنکھا ہے ۞ بعدِ وُضو مِیانی (یعنی پاجامے کا وہ حصّہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے) پر پانی چھڑکنا۔ (پانی چھڑکتے وَقْت مِیانی کو کُرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسِب ہے نیز وُضو کرتے وَقْت بھی بلکہ ہر وَقْت پردے میں پردہ کرتے ہوئے میانی کو کُرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذَرِیْعے چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے) ۞ اگر مکروہ وَقْت نہ ہو تو دو رَکْعت نَفْل ادا کرنا جسے تَحِیَّۃُ الْوُضُو کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت ج ا ص ۲۹۳۔۳۰۰)

۞ وُضو کیلئے ناپاک جگہ پر بیٹھنا ۞ ناپاک جگہ وُضو کا پانی گرانا ۞ اَعْضائے وُضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے ٹپکانا (مُنہ دھوتے وَقْت بھرے ہوئے چلّو میں عُموماً چہرے سے پانی کے قطرے گرتے ہیں اس کا خیال رکھئے) ۞ قبلے کی طرف تھوک یا بَلْغم ڈالنا یا کُلّی کرنا

۞ بے ضَرورت دنیا کی بات کرنا ۞ زِیادہ پانی خَرْچ کرنا (صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی **بہارِشریعت مُخَرَّجہ** جلد اوّل صَفْحہ 302 تا 303 پر فرماتے ہیں: ناک میں پانی ڈالتے وَقْت آدھا چُلّو کافی ہے تو اب پورا چُلّو لینا اِسراف ہے) ۞ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنّت ادا نہ ہو (ٹُونٹی نہ اتنی زِیادہ کھولیں کہ پانی حاجت سے زیادہ گرے نہ اتنی کم کھولیں کہ سنّت بھی ادا نہ ہو بلکہ مُتَوَسِّط ہو) ۞ مُنہ پر پانی مارنا ۞ مُنہ پر پانی ڈالتے وَقْت پھونکنا ۞ ایک ہاتھ سے مُنہ دھونا کہ رِفاض وہُنود کا شِعار ہے ۞ گلے کا مَسْح کرنا ۞ اُلٹے ہاتھ سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا ۞ سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ۞ تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مَسْح کرنا ۞ دھوپ کے گرم پانی سے وُضُو کرنا ۞ ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سُوکھا رَہ گیا تو وُضو ہی نہ ہوگا۔ **وُضُو کی ہر سنّت کا ترک مکروہ ہے اِسی طرح ہر مکروہ کا ترک سنّت ۔** (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۰۔۳۰۱)

دھوپ کے گَرْم پانی کی وَضاحت

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت مُخَرَّجہ جلد اوّل** صَفْحہ 301 کے حاشیہ پر لکھتے ہیں: ''جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وُضو کرنا مُطْلَقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند قُیُود ہیں، جن کا ذِکر پانی کے باب میں آئے گا اور اس سے وُضُو کی کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔'' پانی کے باب میں صَفْحہ 334 پر لکھتے ہیں: ''جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں

سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وُضُو اور غُسْل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے اِستِعمال میں اندیشۂ بَرَص (یعنی بدن پر سفید داغ کا اندیشہ) ہے، پھر بھی اگر وُضُو یا غُسْل کر لیا تو ہو جائے گا۔'' (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۱، ۳۳٤)

مُسْتَعْمَل پانی کا اَہَم مسئلہ

اگر بے وُضُو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی کا پورا یا ناخُن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر یا بھول کر دَہ در دَہ (10×10) سے کم پانی (مَثَلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مُسْتَعْمَل (یعنی استعمال شُدہ) ہو گیا اور اب وُضو اور غُسْل کے لائق نہ رہا۔ اِسی طرح جس پر غُسْل فرض ہو اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصّہ پانی سے چُھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسْل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں اگر دُھلا ہاتھ یا دُھلے ہوئے بدن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۳۳) (مُسْتَعْمَل پانی اور وُضو و غُسْل کے تفصیلی اَحکام سیکھنے کیلئے بہارِ شریعت حصّہ 2 کا مطالعہ فرمائیے)

مٹّی ملے پانی سے وُضو ہوگا یا نہیں

❁ **پانی** میں ریت کیچڑ مل جائے تو جب تک رقیق (یعنی پانی پتلا) رہے اس سے وُضو جائز ہے۔ **اَقُول** (اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''میں کہتا ہوں'') مگر بلا ضرورت کیچڑ ملے ہوئے

(پانی) سے وُضو کرنا مَنْع ہے کہ **مُثلہ** یعنی صورت بگاڑنا ہے اور یہ شَرعاً **حرام** ہے (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٦٥٠) (معلوم ہوا منہ پر اس طرح مٹّی ملنا کہ صورت بگڑ جائے یا منہ کالا کرنا جیسا کہ بعض اَوقات چور کا کوئلے وغیرہ سے مُنہ کالا کر دیتے ہیں یہ حرام ہے قصْداً کافِر کا بھی مُثلہ کرنا یعنی چہرہ بگاڑنا جائز نہیں) ❁ جس پانی میں کوئی بدبُو دار چیز مل جائے اس سے وُضو مکروہ ہے خُصُوصاً اگر اس کی بدبُو نماز میں باقی رہے کہ (اِس سے نَماز) مکروہِ تحریمی ہوگی۔ (اَیضاً ص ٦٥٠)

پان کھانے والے مُتوجّہ ہوں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: پانوں کے کثرت سے عادی خُصُوصاً جبکہ دانتوں میں فضا (گیپ) ہو تجرِبے سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک ریزے اور پان کے بہُت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِس طرح مُنہ کے اَطراف واَکناف میں جاگیر ہوتے ہیں (یعنی مُنہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گُھس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ کُلّیاں بھی اُن کے تَصفِیۂ تام (یعنی مکمّل صفائی) کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مِسواک، سوا کُلّیوں کے کہ پانی مَنافِذ (یعنی سوراخوں) میں داخِل ہوتا اور جُنبِشیں دینے (یعنی ہِلانے) سے جمے ہوئے باریک

ذرّوں کو بَتَدرِیج چُھڑا چُھڑا کر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی تَحدید (حد بندی) نہیں ہوسکتی اور یہ کامل تَصفیہ (تَص۔فِیَہ یعنی مکمّل صفائی) بھی بَہُت مُؤَکَّد (یعنی اِس کی سخت تاکید) ہے مُتعدَّد اَحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ: "جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے فِرِشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے مُنہ سے نکل کر فِرِشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وَقْت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سَخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔"

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے کہ مِسواک کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قراءت (قِرا۔ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا مُنہ اِس کے مُنہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے مُنہ سے نکلتی ہے وہ فِرِشتے کے مُنہ میں داخِل ہوجاتی ہے۔[1] اور "طَبَرانِی نے کبِیر" میں حضرتِ سیِّدُنا ابو ایُّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت کی ہے کہ دونوں فِرِشتوں پر اس سے زِیادہ کوئی چیز گِراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج٤ ص١٧٧ حدیث ٤٠٦١، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج١ ص٦٢٤۔٦٢٥)

تصوُّف کا عظیم مَدَنی نُسخہ

حُجَّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: وُضُو سے فراغت کے بعد جب آپ نَماز کی طرف مُتَوجِّہ ہوں اُس وَقْت یہ تصوُّر کیجئے

مدینہ

[1] شُعَبُ الْاِیمان ج٢ ص٣٨١ رقم ٢١١٧

کہ جن ظاہِری اَعْضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہِر طاہِر (یعنی پاک) ہو چکے مگر دل کو پاک کئے بِغیر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مُناجات کرنا حیا کے خِلاف ہے کیوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دلوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: ظاہِری وُضو کر لینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اَخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک نہیں کرتا فقط ظاہِری طہارت (یعنی صفائی) اور زَیب و زینت پر اِکتِفاء کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مدعو کرتا ہے اور اپنے گھر کو باہَر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ و رَوغَن کرتا ہے مگر مَکان کے اندرونی حصّے کی صفائی پر کوئی توجُّہ نہیں دیتا۔ اب ایسی صورت میں جب بادشاہ اُس کے مَکان کے اندر آ کر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی یہ ہر ذی شُعُور خود سمجھ سکتا ہے۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص ۱۸۵ مُلَخَّصاً)

"صَبر کر" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے زخم وغیرہ سے خون نکلنے کے 5 اَحکام

❁ خون، پیپ یا زَرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اسکے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحِیَّت تھی جس جگہ کا وُضو یا غُسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۴)

❁ خون اگر چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سُوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون

اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خِلال کیا یا مِسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مَثَلاً سیب وغیرہ کاٹا اس پر خون کا اثر ظاہِر ہوا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اِس پر خون کی سُرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا **وُضو** نہیں ٹوٹا۔ (اَیضاً) ۞ اگر بَہا مگر بہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غُسل یا وُضو میں دھونا فَرض ہو مَثَلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا باہَر نہیں نکلا یا پیپ یا خون کان کے سُوراخوں کے اندر ہی رہا باہَر نہ نکلا تو ان صورتوں میں **وُضو** نہ ٹوٹا (اَیضاً ص ٢٧) ۞ زَخْم بے شک بڑا ہے رَطُوبت چمک رہی ہے مگر جب تک بہے گی نہیں **وُضو** نہیں ٹوٹے گا۔ (اَیضاً) ۞ زَخْم کا خون بار بار پونچھتے رہے کہ بہنے کی نَوبت نہ آئی تو غور کر لیجئے کہ اگر اتنا خون پونچھ لیا ہے کہ اگر نہ پونچھتے تو بہ جاتا تو **وُضو** ٹوٹ گیا، نہیں تو نہیں۔ (اَیضاً)

سردی سے اَعْضاء پھٹ جائیں تو......

سردی وغیرہ سے اَعْضاء پھٹ گئے دھو سکے دھوئے، ٹھنڈا پانی نقصان کرے تو گرم پانی اگر کر سکتا ہو کرنا واجِب، اگر گرم سے بھی نقصان ہو تو مَسْح کرے، اگر مَسْح بھی نُقصان دے تو اس پر جو پٹّی بندھی یا دوا کا ضِماد (یعنی لیپ) ہے اُس پر پانی بہائے، یہ بھی ضَرَر (یعنی نُقصان) دے تو اس پٹّی یا ضِماد (یعنی لیپ۔PASTE) پورے پر مَسْح کرے اس سے (بھی) نُقصان ہو تو چھوڑ دے، مُعاف ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ٤ ص ٦٢٠)

وُضو میں مہندی اور سرمے کا مسئلہ

۞ **عورت** کے ہاتھ پاؤں پر **مہندی کا جِرْم** لگا رہ گیا اور خبر نہ ہوئی تو وُضو و غُسل ہو جائے گا۔ ہاں جب اِطّلاع ہو چھڑا کر وہاں پانی بہا دے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٦١٣)

۞ سُرمہ آنکھ کے کُوئے (یعنی آنکھ کے کونے) یا پلک میں رہ گیا اور اِطّلاع نہ ہوئی ظاہِراً حَرَج نہیں اور بعدِ نَماز کُوئے (آنکھ کے کونے) میں محسوس ہوا تو اَصْلاً باک (یعنی بالکل اندیشہ) نہیں۔ (مطلب یہ کہ نَماز ہوگئی) (اَیضاً)

انجکشن لگانے سے وُضُو ٹوٹے گا یا نہیں؟

۞ گوشت میں انجکشن لگانے میں صِرف اِسی صورت میں وُضُو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے ۞ جب کہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے خون اُوپر کی طرف کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہٰذا وُضُو ٹوٹ جاتا ہے ۞ اِسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرِپ نَس میں لگوانے سے وُضو ٹوٹ جائیگا کیوں کہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نلکی میں آ جاتا ہے۔ ہاں بہنے کی مقدار میں خون نلکی میں نہ آئے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا ۞ سِرنج کے ذَرِیعے ٹیسٹ کرنے کے لئے خون نکالنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے اسی لئے یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہوتا ہے، خون سے بھری ہوئی شیشی جیب میں رکھ کر نَماز پڑھی، نہ ہوئی نیز خون یا پیشاب کی شیشی اگرچِہ اچّھی طرح بند ہو مسجِد کے اندر بھی نہیں لا سکتے، لائیں گے تو گنہگار ہوں گے۔

دُکھتی آنکھ کے آنسو

۞ آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وُضُو بھی توڑ دیگا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۳۱۰) افسوس! اکثر لوگ اِس مسئلے (مَسْ۔ءَ۔لے) سے ناواقِف ہوتے ہیں اور **دُکھتی آنکھ** سے بوجہِ مَرَض بہنے والے آنسو کو اور آنسوؤں کی مانند سمجھ کر آستین یا کرتے کے دامن وغیرہ سے پونچھ کر کپڑے ناپاک کرڈالتے ہیں ۞ نابینا کی آنکھ سے جو رَطُوبت بوجہِ مَرَض نکلتی ہے وہ ناپاک ہے اور اس سے وُضُو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت ج۱ص۳۰۶)

پاک اور ناپاک رَطُوبَت

۞ جو رَطُوبَت انسانی بدَن سے نکلے اور وُضو نہ توڑے وہ ناپاک نہیں۔ مَثَلاً خون یا پیپ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ مُنہ بھر نہ ہو پاک ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۳۰۹)

چھالا اور پُھڑیا

۞ چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہ گیا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (اَیضاً ص ۳۰۵)

۞ پُھڑیا بِالکل اچّھی ہوگئی اس کی مُردہ کھال باقی ہے جس میں اوپر مُنہ اور اندر خَلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا اور دبا کر نکالا تو نہ وُضو جائے نہ وہ پانی ناپاک۔ ہاں اگر اُس کے اندر کچھ تَری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وُضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی ناپاک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص۳۵۵۔۳۵۶) ۞ خارِش یا پُھڑیوں میں اگر بہنے والی رَطُوبت نہ ہو صِرف چِپک ہو اور کپڑا اس سے بار بار چُھو کر چاہے کتنا ہی سَن جائے پاک ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۳۱۰)

۞ ناک صاف کی اس میں سے جَما ہوا خون نکلا وُضو نہ ٹوٹا، اَنْسَب (یعنی زِیادہ مناسِب) یہ ہے کہ وُضُو کرے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص۲۸۱)

قَے سے وُضُو کب ٹوٹتا ہے ؟

۞ مُنہ بھر قَے کھانے، پانی یا صَفْرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وُضو توڑ دیتی ہے۔ جو قَے تَکَلُّف کے بِغیر نہ روکی جاسکے اسے مُنہ بھر کہتے ہیں۔ مُنہ بھر قَے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اسکے چِھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدَن کو بچانا ضَروری ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۶، ۳۹۰ وغیرہ)

ہنسنے کے اَحکام

﴿1﴾ رُکوع وسُجُود والی نَماز میں بالِغ نے قَہقَہہ لگادیا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نَماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرْف خود سنا تو نَماز گئی وُضُو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نَماز جائے گی نہ وُضو۔ مُسکرانے میں آواز بِالکل نہیں ہوتی صِرْف دانت ظاہِر ہوتے ہیں (مَراقِی الْفَلاح ص ٦٤) ﴿2﴾ بالِغ نے نَمازِ جنازہ میں قَہقَہہ لگایا تو نَماز ٹوٹ گئی وُضُو باقی ہے۔ (اَیضاً) ﴿3﴾ نَماز کے علاوہ قَہقَہہ لگانے سے وُضُو نہیں جاتا مگر دوبارہ کرلینا مُستَحَب ہے۔ (مَراقِی الْفَلاح ص ٦٠) ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی قَہقَہہ نہیں لگایا لہٰذا ہمیں بھی کوشِش کرنی چاہیے کہ یہ سنّت بھی زِندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ ہنسیں۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم :

اَلْقَھْقَھَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰہِ تَعالٰی یعنی قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے اور مُسکرانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیر لِلطَّبَرَانِیّ ج ۲ ص ۱۰٤)

کیا سَتْر دیکھنے سے وُضُو ٹوٹ جاتا ھے ؟

عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا سَتْر کُھلنے یا اپنا یا پرایا سَتْر دیکھنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بِالکل غَلَط ہے۔ ہاں وُضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے لے کر دونوں گُھٹنوں سَمیت سب سَتْر چُھپا ہو بلکہ اِستنجا کے بعد فوراً ہی چُھپا لینا چاہئے کہ بغیر ضَرورت سَتْر کُھلا رکھنا مَنْع اور دوسروں کے سامنے سَتْر کھولنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۹)

غُسْل کا وُضُو کافی ھے

غُسْل کے لیے جو وُضو کیا تھا وُہی کافی ہے خواہ بَرَہْنہ (بَ ۔ رَہْ ۔ نہ) نہائیں۔ اب غُسْل کے بعد دوبارہ وُضو کرنا ضَروری نہیں بلکہ اگر وُضو نہ بھی کیا ہو تو غُسْل کر لینے سے اَعضائے وُضو پر بھی پانی بہ جاتا ہے لہٰذا وُضو بھی ہو گیا، کپڑے تبدیل کرنے سے بھی وُضو نہیں جاتا۔

تھوک میں خون

﴿1﴾ مُنہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالِب ہے تو وُضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، غَلَبے کی شَناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سُرْخ ہو جائے تو خون غالِب سمجھا جائے گا اور وُضو ٹوٹ جائیگا یہ سُرْخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر تھوک زَرْد (یعنی پیلا) ہو تو خون پر تھوک غالِب مانا جائے گا لہٰذا نہ وُضو ٹوٹے گا نہ یہ زَرْد تھوک ناپاک۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۵)

﴿2﴾ مُنہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہوگیا اور لوٹے یا گلاس سے مُنہ لگا کر کُلّی کے لئے پانی لیا تو لوٹا گلاس اور کُل پانی نَجِس ہو گیا لہٰذا ایسے موقع پر چُلّو میں پانی لے کر اِحتِیاط سے کُلّی کیجئے اور یہ بھی اِحتِیاط فرمایئے کہ چھینٹے اُڑ کر آپکے کپڑوں وغیرہ پر نہ پڑیں۔

وُضُو میں شک آنے کے 5 اَحکام

۞ اگر دورانِ وُضو کسی عُضْو کے دھونے میں شک واقِع ہو اور اگر یہ زندگی کا پہلا واقِعہ ہے تو اِس کو دھو لیجئے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف توجُّہ نہ دیجئے۔ اِسی طرح اگر بعدِ وُضو بھی شک پڑے تو اِس کا کچھ خیال مت کیجئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۳۱۰) ۞ آپ باوُضو تھے اب شک آنے لگا کہ پتا نہیں وُضو ہے یا نہیں، ایسی صورت میں آپ باوُضو ہیں کیونکہ صرف شک سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ (اَیضاً ص ۳۱۱) ۞ وسوسے کی صورت میں اِحتِیاطاً وُضو کرنا اِحتِیاط نہیں اِتّباعِ شیطان ہے (اَیضاً) ۞ یقیناً آپ اُس وَقْت تک باوُضو ہیں جب تک وُضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو جائے کہ قَسَم کھا سکیں ۞ کوئی عُضْو دھونے سے رَہ گیا ہے مگر یہ یاد نہیں کون سا عُضْو تھا تو بایاں (یعنی اُلٹا) پاؤں دھو لیجئے۔ (دُرِّمُختار ج ۱ ص ۳۱۰)

سونے سے وُضو ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کا بیان

نیند سے وُضُو ٹوٹنے کی دو شَرطیں ہیں: ﴿1﴾ دونوں سُرِین اچّھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں ﴿2﴾ ایسی حالت پر سویا جو غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شَرطیں جمع ہوں یعنی سُرِین بھی اچّھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو جو

غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر ایک شَرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وُضُو نہیں ٹوٹتا: ﴿1﴾ اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرِین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلائے ہوں۔ (کُرسی، ریل اور بس کی سیٹ پر بیٹھنے کا بھی یِہی حکم ہے) ﴿2﴾ اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرِین زمین پر ہوں اور پِنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر یا سر گُھٹنوں پر رکھ لے ﴿3﴾ چار زانُو یعنی پالتی (چوکڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تَخت یا چار پائی وغیرہ پر ہو ﴿4﴾ دو زانُو سیدھا بیٹھا ہو ﴿5﴾ گھوڑے یا خَچّر وغیرہ پر زِین رکھ کر سُوار ہو ﴿6﴾ ننگی پیٹھ پر سُوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو یا راستہ ہَموار ہو ﴿7﴾ تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھا ہو کہ سُرِین جمے ہوئے ہوں اگرچِہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے ﴿8﴾ کھڑا ہو ﴿9﴾ رُکوع کی حالت میں ہو ﴿10﴾ سنّت کے مطابِق جس طرح مَرد سَجدہ کرتا ہے اِس طرح سَجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جُدا ہوں۔ مذکورہ صورتیں نَماز میں واقع ہوں یا علاوہ نَماز، وُضو نہیں ٹوٹے گا اور نَماز بھی فاسِد نہ ہوگی اگرچِہ قَصْداً سوئے، البتّہ جو رُکن بِالکل سوتے ہوئے ادا کیا اُس کا اِعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضَروری ہے اور جاگتے ہوئے شُروع کیا پھر نیند آ گئی تو جو حصّہ جاگتے ادا کیا وہ ادا ہو گیا بقِیّہ ادا کرنا ہوگا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وُضُو ٹوٹ جاتا ہے: ﴿1﴾ اُکڑوں یعنی پاؤں

کے تلووں کے بَل اِس طرح بیٹھا ہو کہ دونوں گُھٹنے کھڑے رہیں ﴿2﴾ چِت یعنی پِیٹھ کے بَل لیٹا ہو ﴿3﴾ پَٹ یعنی پیٹ کے بَل لیٹا ہو ﴿4﴾ دائیں یا بائیں کروٹ لیٹا ہو ﴿5﴾ ایک کُہنی پر ٹیک لگا کر سو جائے ﴿6﴾ بیٹھ کر اِس طرح سویا کہ ایک کروَٹ جُھکا ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سُرِین اُٹھے ہوئے ہوں ﴿7﴾ ننگی پیٹھ پر سُوار ہو اور جانور پستی (یعنی نِچان) کی جانب اُتر رہا ہو ﴿8﴾ پیٹ رانوں پر رکھ کر دو زانُو اِس طرح بیٹھے سَویا کہ دونوں سُرِین جَمے نہ رہیں ﴿9﴾ چار زانُو یعنی چوکڑی مار کر اِس طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پِنڈلیوں پر رکھا ہو ﴿10﴾ جس طرح عورت سَجدہ کرتی ہے اس طرح سَجدہ کے انداز پر سویا کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں یا کلائیاں بچھی ہوئی ہوں۔ مذکورہ صورتیں نَماز میں واقِع ہوں یا نَماز کے علاوہ وُضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صورتوں میں قَصْدًا سویا تو نَماز فاسِد ہو گئی اور بِلا قَصْد سویا تو وُضو ٹوٹ جائے گا مگر نَماز باقی ہے۔ بعدِ وُضو (مخصوص شرائط کے ساتھ) بقیّہ نَماز اُسی جگہ سے پڑھ سکتا ہے جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے سے پڑھ لے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص ۳۶۵ تا ۳۶۷)

وُضوئے اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور نیند مبارک

اَنْبِیاء علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا وُضو سونے سے نہیں جاتا۔ **فائدہ:** اَنْبِیاء علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی آنکھیں سوتی ہیں دل کبھی نہیں سوتا ❁ بعض نَواقِضِ وُضو (یعنی بعض وُضو توڑنے والی چیزیں) اَنْبِیاء علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے لیے یُوں ناقِضِ وُضو (وُضو ٹوٹنے کا سبب) نہیں کہ ان کا

وُقوع (یعنی واقِع ہونا) ہی اُن سے مُحال (یعنی ناممکن) ہے جیسے جُنُون (یعنی پاگل پن) یا نماز میں قَہقَہہ ۞ غشی (یعنی بے ہوشی) بھی اَنبیاءعلیہمُ الصّلوٰۃُ والسَّلام کے جسمِ ظاہِر پر طاری ہوسکتی ہے، دل مُبارَک اِس حالت میں بھی بیدار و خبر دار رہتا۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٧٤٠)

مساجِد کے وُضو خانے

مِسواک کرنے سے بعض اَوقات دانتوں میں خون آجاتا ہے اور تھوک بھی سُرخ ہونے کی وجہ سے ناپاک ہوجاتا ہے مگر افسوس کہ احتِیاط نہیں کی جاتی۔ مساجِد کے وُضوخانے بھی اکثر کم گہرے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سُرخ تھوک والی کُلّی کے چھینٹے کپڑوں یا بدن پر پڑتے ہیں، نیز گھر کے حمّام کے پُختہ فَرش پر وُضو کرتے وَقت اِس سے بھی زیادہ چھینٹے پڑتے ہیں۔

گھر میں وُضو خانہ بنوایئے

آج کل بَیسِن (ہاتھ دھونے کی کُونڈی) پر کھڑے کھڑے وُضو کرنے کا رَواج ہے جو کہ خِلافِ مُستَحَب ہے۔ **افسوس!** لوگ آسائشوں بھری بڑی بڑی کوٹھیاں تو بناتے ہیں مگر اِس میں **وُضو خانہ** نہیں بنواتے! سُنّتوں کا دَرد رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی خدمتوں میں مَدَنی اِلتجا ہے کہ ہوسکے تو اپنے مَکان میں کم از کم ایک ٹونٹی کا وُضو خانہ ضَرور بنوایئے۔ اِس میں یہ احتِیاط ضَرور رکھئے کہ ٹونٹی کی دھار براہِ راست فرش پر گرنے کے بجائے ڈھلوان پر گرے ورنہ دانتوں میں خون وغیرہ آنے کی صورت میں بدن یا لباس پر چھینٹے اُڑنے کا مسئلہ رہے گا اگر آپ مُحتاط وُضو خانہ بنوانا چاہتے ہیں تو اِسی رِسالے کے پیچھے دیئے ہوئے نقشے سے

رہنمائی حاصِل کیجئے ۞ ڈبلیوسی (.W.C) میں پانی سے اِستنجا کرنے کی صورت میں عُمُوماً دونوں پاؤں کے ٹخنوں کی طرف چھینٹے آتے ہیں لہٰذا فراغت کے بعد احتیاطاً پاؤں کے یہ حصّے دھو لینے چاہئیں۔

وُضُو خانہ بنوانے کا طریقہ

ایک نَل کے گھریلو وُضُوخانے کی کُل مَساحَت یعنی لمبائی ساڑھے بیالیس اِنچ اور چوڑائی پونے اُنچاس اِنچ، اُونچائی زمین سے پونے چودہ اِنچ، اس کے اوپر مزید ساڑھے سات اِنچ اونچی نَشَست گاہ (SEAT) جس کا عرض (یعنی چوڑائی) ساڑھے بتّیس اِنچ اور لمبائی ایک سِرے سے دوسرے سِرے تک یعنی زینے کی مانند، اِس نَشَست گاہ اور سامنے کی دیوار کا درمیانی فاصِلہ 25 اِنچ، آگے کی طرف اس طرح ڈھلوان (slope) بنوایئے کہ نالی ساڑھے سات اِنچ سے زِیادہ نہ ہو، پاؤں رکھنے کی جگہ قدم کی لمبائی سے معمولی سی زِیادہ مَثَلاً کل سوا گیارہ اِنچ ہو اور اِس ساری جگہ کا اگلا حصّہ ساڑھے چار اِنچ کُھردرا رکھئے تاکہ رگڑ کر پاؤں کا میل (خُصُوصاً سردیوں میں) چُھڑایا جاسکے۔ **L** (ایل) یا **u** (یو) ساخت کا ''مکسچر نَل'' نالی کی زمین سے 32 اِنچ اوپر ہو۔ نَل کی ترکیب اِس طرح رکھئے کہ پانی کی دھار ڈھلوان (slope) پر گرے اور آپ کیلئے دانتوں کے خون وغیرہ نَجاست سے بچنا آسان ہو۔ حسبِ ضَرورت تَرمیم کر کے مساجِد میں بھی اِسی ترکیب سے وُضُو خانہ بنوایا جاسکتا ہے۔

نوٹ: اگر ٹائلز لگوانی ہوں تو کم از کم ڈھلوان میں سفید رنگ کی لگوایئے تاکہ مِسواک کرنے میں اگر دانتوں سے خون آتا ہو تو تھوک وغیرہ میں نظر آجائے۔

"یارسُولَ خدا" کے نو حُروف کی نِسبت سے وُضو خانے کے 9 مَدَنی پھول

﴿1﴾ **ممکن** ہو تو اِسی رِسالے کے پیچھے دیئے ہوئے نقشے سے رہنمائی حاصل کر کے اپنے گھر میں وُضو خانہ بنوایئے۔

﴿2﴾ (معمار کے دلائل سُنے بِغیر) دیئے ہوئے نقشے کے مطابق بنے ہوئے گھریلو وُضو خانے کے بالائی (یعنی پاؤں رکھنے والے) فَرش کی ڈھلوان (slope) دو اِنچ رکھئے۔

﴿3﴾ **اگر** ایک سے زِیادہ نَل لگوانے ہوں تو دونلوں کے درمیان 25 اِنچ کا فاصِلہ رکھئے۔

﴿4﴾ **وُضو** خانے کی ٹونٹی میں حسبِ ضَرورت کپڑا یا پلاسٹک کی نپل لگالیجئے۔

﴿5﴾ **اگر** پائپ دیوار کے باہَر سے لگوائیں تو نِشَست گاہ ضَرورتاً ایک یا دو اِنچ مزید دُور کر لیجئے۔

﴿6﴾ **بہتر** یہ ہے کہ کچّا کام کروا کر ایک آدھ بار اُس پر بیٹھ کر یا وُضو کر کے اچّھی طرح دیکھ لینے کے بعد پُختہ کروایئے۔

﴿7﴾ **وضو** خانے یا حَمّام وغیرہ کے فَرش پر ٹائلز لگوانے ہوں تو کھر درے (Slip Resistance Tiles) لگوایئے تا کہ پھسلنے کا خطرہ کم ہو جائے۔

﴿8﴾ پاؤں رکھنے کی جگہ کا سِرا (یعنی کَنارا) اور اس کی ڈھلان کے کم از کم دو دو اِنچ حصّے پر ٹائلز نہ ہو بلکہ وہ حصّہ سیمنٹ سے کھردرا اور گول بنوایئے تا کہ ضَرورتاً پاؤں رگڑ کر میل چُھڑایا جاسکے۔

﴿9﴾ باورچی خانہ، غُسل خانہ، بیتُ الخَلاء کا فرش، کُھلا صحن، چھت، مسجِد کا وُضوخانہ اور جہاں جہاں پانی بہانے کی ضَرورت پڑتی ہے ان مقامات کے فَرش کی ڈَھلوان (slope) معمار جو بتائے اُس سے بِلا جھجک ڈیڑھ گُنا (مَثَلاً وہ دو اِنچ کہے تو آپ تین اِنچ) رکھوایئے۔ معمار تو یِہی کہے گا کہ آپ فکرمت کیجئے ایک قطرہ بھی پانی نہیں رُکے گا اگر آپ اِس کی باتوں میں آ گئے تو ہوسکتا ہے ڈَھلوان برابر نہ بنے لہٰذا اُس کی بات پر اِعتماد نہیں کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا فائدہ آپ خود ہی دیکھ لیں گے کیوں کہ مُشاہَدہ یِہی ہے کہ اکثر فَرش وغیرہ پر جگہ جگہ پانی کھڑا رہ جاتا ہے۔

جن کا وُضو نہ رہتا ہو اُن کیلئے 6 اَحکام

﴿1﴾ قطرہ آنے، پیچھے سے رِیح خارِج ہونے، زَخْم بہنے، دُکھتی آنکھ سے بوجہِ مَرَض آنسو بہنے، کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسُور سے رَطُوبَت بہنے اور دَسْت آنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کسی کو اس طرح کا مَرَض مسلسل جاری رہے اور شُروع سے آخر تک پورا ایک وَقْت گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نَمازِ فَرض ادا نہ کر سکا وہ شَرعاً **مَعْذور** ہے، ایک وُضو سے اُس وَقْت میں جتنی نَمازیں چاہے پڑھے۔ اس کا وُضو اُس مَرَض سے نہیں ٹوٹے گا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ص ۳۸۵، دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۵۵۳) اِس مسئلے کو مزید آسان لفظوں میں سمجھانے کی کوشِش کرتا ہوں۔ اِس قسم کے مریض اور مریضہ اپنے مَعْذورِ شَرعی ہونے نہ ہونے کی جانچ اس طرح کریں کہ کوئی سی بھی دو فرض نَمازوں کے درمیانی وَقْت میں کوشِش

کریں کہ وُضو کر کے طہارت کے ساتھ کم از کم فرض رَکعتیں ادا کی جا سکیں۔ پورے وَقت کے دَوران بار بار کوشِش کے باوُجُود اگر اتنی مُہلَت (مُہ ۔لَت) نہیں مل پاتی، وہ اس طرح کہ کبھی تو دَورانِ وُضو ہی عُذْر لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی وُضو مکمّل کر لینے کے بعد نَماز ادا کرتے ہوئے، حتّٰی کہ آخِری وَقت آ گیا تو اب انہیں اجازت ہے کہ وُضو کر کے نَماز ادا کریں نَماز ہو جائے گی، اب چاہے دورانِ ادائیگیِٔ نَماز، بیماری کے باعِث نَجاست بدن سے خارج ہی کیوں نہ ہو رہی ہو۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: کسی شخص کی نکسیر پھوٹ گئی یا اس کا زَخْم بہ نکلا تو وہ آخِری وَقت کا انتظار کرے اگر خون مُنْقَطَع نہ ہو (بلکہ مسلسل یا وقفے وقفے سے جاری رہے) تو وقت نکلنے سے پہلے وُضو کر کے نَماز ادا کرے۔

(اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج ۱ ص ۳۷۳۔۳۷۴)

﴿2﴾ فرض نَماز کا وَقت جانے سے مَعْذور کا وُضُو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عَصْر کے وَقت وُضو کیا تھا تو سورج غُروب ہوتے ہی وُضُو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظُہْر کا وَقت خَتْم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نَماز کا وَقت نہیں گیا۔ فرض نَماز کا وَقت جاتے ہی معذور کا وُضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب معذور کا عُذْر دَورانِ وُضو یا بعدِ وُضو ظاہر ہو، اگر ایسا نہ ہوا اور دوسرا کوئی حَدَث (یعنی وُضو توڑنے والا معاملہ) بھی لاحق نہ ہو تو فرض نَماز کا وَقت جانے سے وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۸۶، دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۵۵۵)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔(ابویعلی)

﴿3﴾ جب عُذْر ثابِت ہو گیا تو جب تک نَماز کے ایک پُورے وَقْت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے مَعْذور ہی رہے گا۔مَثَلاً کسی کو سارا وَقْت قطرہ آتا رہا اور اتنی مُہلَت ہی نہ ملی کہ وُضو کر کے فَرض ادا کر لے تو مَعْذور ہو گیا۔اب دوسرے اَوقات میں اتنا موقع مل جاتا ہے کہ وُضو کر کے نَماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دَفْعہ (دَف۔عَہ) قطرہ آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ ہاں اگر پورا ایک وَقْت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی قطرہ نہ آیا تو مَعْذور نہ رہا پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وَقْت مسلسل مَرَض ہوا) تو پھر معذور ہو گیا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۸۵)

﴿4﴾ مَعذور کا وُضُو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے ہاں اگر دوسری کوئی چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا مَثَلاً جس کو رِیح خارِج ہونے کا مَرَض ہے قطرہ نکلنے سے اُس کا وُضو ٹوٹ جائے گا۔اور جس کو قطرے کا مَرَض ہے اس کا رِیح خارِج ہونے سے وُضُو جاتا رہے گا۔ (ایضاً ص ٥٨٦)

﴿5﴾ معذور نے کسی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) کے بعد وُضُو کیا اور وُضُو کرتے وَقْت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وُضو کے بعد وہ عُذر والی چیز پائی گئی تو وُضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اِس صورت میں ہو گا جب معذور نے اپنے عُذْر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وُضو کیا ہوا گر اپنے عُذْر کی وجہ سے وُضو کیا تو بعد وُضو عُذْر پائے جانے کی صورت میں وُضو نہ ٹوٹے گا) مَثَلاً جس کو قطرہ آتا تھا اس کی رِیح خارِج ہوئی اور اُس نے وُضو کیا اور وُضو کرتے وَقْت قطرہ بند تھا اور وُضو کرنے کے بعد قطرہ آیا تو وُضو ٹوٹ گیا۔ہاں اگر وُضو کے درمیان قطرہ جاری تھا تو نہ گیا۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۸۷، دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ٥٥٧)

﴿6﴾ معذور کو ایسا عُذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک دِرْہَم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نَماز پڑھ لوں گا تو پاک کر کے نَماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نَماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضَروری نہیں۔ اِسی سے پڑھے اگرچہ مُصلّٰی بھی آلودہ ہو جائے تب بھی اس کی نَماز ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۳۸۷)

(معذور کے وُضو کے تفصیلی مسائل فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 4 صَفْحہ 367 تا 375 ، بہارِ شریعت جلد 1 صَفْحہ 385 تا 387 سے معلوم کر لیجئے)

سات مُتفَرِّقات

﴿1﴾ پیشاب، پاخانہ، مَنی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں تو وُضو جاتا رہے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹) ﴿2﴾ مَرد یا عورت کے پیچھے سے معمولی سی ہوا بھی خارِج ہوئی وُضو ٹوٹ گیا۔ مَرد یا عورت کے آگے سے ہوا خارِج ہوئی وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً، بہارِ شریعت ج ا ص ۳۰٤) ﴿3﴾ بے ہوش ہو جانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲) ﴿4﴾ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خِنزیر کا نام لینے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یہ غَلَط ہے ﴿5﴾ دَورانِ وُضو اگر رِیح خارج ہو یا کسی سبب سے وُضو ٹوٹ جائے تو نئے سِرے سے وُضو کر لیجئے پہلے دُھلے ہوئے اَعْضاء بے دُھلے ہو گئے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ا ص ۲۵۵)

﴿6﴾ قرانِ پاک یا اُس کی کسی آیت کو یا کسی بھی زَبان میں قرانِ پاک کا ترجمہ ہو اُس کو

بے وُضو چُھونا حرام ہے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۲۶، ۳۲۷ وغیرہ) ﴿7﴾ آیت کو بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی بے وُضو پڑھنے میں حَرَج نہیں۔

آیت لکھے ہوئے کاغذ کے پچھلے حصّے کے چھونے کا اَہم مَسئَلہ

کتاب یا اَخبار میں جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اُس جگہ کو بِلا وُضو ہاتھ لگانا جائز نہیں اُسی طرف ہاتھ لگایا جس طرف آیت لکھی ہے خواہ اس کی پُشْت پر (یعنی لکھی ہوئی آیت کے عین پیچھے) دونوں **ناجائز** ہیں (آیت یا اُس کے عین پچھلے حصّے کے عِلاوہ)، باقی وَرَق کے چُھونے میں حَرَج نہیں، پڑھنا بے وُضو جائز ہے۔ نہانے کی حاجت ہو تو (پڑھنا بھی) حرام ہے۔ وَاللہ تعالیٰ اَعلم۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٣٦٦)

بے وُضو قرانِ مجید کو کہیں سے بھی نہیں چھو سکتا

بے وُضو آیت کو چُھونا تو خود ہی حرام ہے اگرچِہ آیت کسی اور کتاب میں لکھی ہو مگر قرانِ مجید کے سادہ حاشیہ بلکہ پٹھوں بلکہ چولی (یعنی جو کپڑا یا چمڑا اگتّے کے ساتھ چپکا یا سِلا ہو اس) کا بھی چُھونا حرام ہے ہاں ''جُز دان'' میں ہو تو جُزدان کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ بے وُضو اپنے سینے سے بھی مُصْحَف شریف کو مَس نہیں کر (یعنی چُھو نہیں) سکتا۔ بے وُضو کی گردن پر لمبی چادر کا ایک کونا پڑا ہوا ہے اور وہ اس کے دوسرے کونے کو ہاتھ پر رکھ کر مُصْحَف شریف چُھونا چاہے اگر چادر اتنی لمبی ہے کہ اُس شخص کے اٹھنے بیٹھنے سے دوسرے گوشے (یعنی کونے) تک حَرَکت نہ پہنچے گی تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٧٢٤، ٧٢٥)

وُضُو میں پانی کا اِسراف

آج کل اکثر لوگ وُضُو میں تیز نَل کھول کر بے تَحاشہ پانی بہاتے ہیں، حتّٰی کہ بعض تو وُضوخانے پر آتے ہی نَل کھول دیتے ہیں، اس کے بعد آستین چڑھاتے ہیں، اُتنی دیر تک مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ پانی ضائِع ہوتا رہتا ہے، اِسی طرح مَسْح کے دَوران اکثریت نَل کُھلا چھوڑ دیتی ہے! ہم سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر کر اِسراف سے بچنا چاہئے، قِیامت کے روز ذرّے ذرّے اور قطرے قطرے کا حساب ہوگا۔ اِسراف کی مَذَمَّت میں چار احادیثِ مبارکہ سنئے اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرز یئے:

﴿1﴾ جاری نَہر پر بھی اِسراف

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گلشن کے مَہکتے پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا سَعْد رضی اللہ تعالٰی عنہ پر گزرے تو وہ وُضُو کررہے تھے۔ ارشاد فرمایا: یہ اِسراف کیسا؟ عرض کی: کیا وُضُو میں بھی اِسراف ہے؟ فرمایا: "ہاں اگرچہ تم جاری نَہر پر ہو۔" (سُنَنِ اِبن ماجہ ج ۱ ص ۲۵۴ حدیث ۴۲۵)

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا فتوٰی

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: حدیث نے نَہرِ جاری میں بھی اِسراف ثابت فرمایا اور اِسراف شَرْع میں مذموم ہی ہو کر آیا ہے۔ آیۂ کریمہ:

وَلَا تُسۡرِفُوۡا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۙ﴿۱۴۱﴾ (ترجمۂ کنز الایمان : بے شک بے جا خَرچنے والے اسے پسند نہیں۔) (پ ۸،الانعام:۱۴۱)

مُطلَق ہے تو یہ اِسراف بھی مذموم وممنوع ہی ہوگا **بلکہ خود اِسراف فی الْوُضُو میں بھی صِیغۂ نَہی وارِد اور نَہی حقیقۃً مُفیدِ تحْرِیم۔** (یعنی وضو میں اِسراف کی نہی (مُمانَعت) کا حکم آیا ہے اور حقیقت میں مُمانَعت کا حکم حرام ہونے کا فائدہ دیتا ہے) (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص ۷۳۱)

مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان کی تفسیر

مُفسّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ میں پیش کردہ **سُوْرَۃُ الْاَنْعَام** کی آیتِ کریمہ نمبر 141 کے تحت **بے جاخَرچ** (یعنی اِسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رَقم طَراز ہیں: ''ناجائز جگہ پر خَرچ کرنا بھی بے جا خَرچ ہے اور سارا مال خَیرات کرکے بال بچّوں کو فقیر بنا دینا بھی بے جا خرچ ہے، ضَرورت سے زِیادہ خَرچ بھی بے جا خَرچ ہے اِسی لئے اَعضائے وُضو کو (بِلا اجازتِ شَرعی) چار بار دھونا اِسراف مانا گیا ہے۔'' (نورُالعرفان ص ۲۳۲)

﴿2﴾ اِسراف نہ کر

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا، فرمایا: **اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔** (سُنَنِ اِبن ماجہ ج۱ ص۲۵۴ حدیث ۴۲۴)

﴿3﴾ اِسراف شیطانی کام ہے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے: وُضُو میں بَہُت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔

(کَنْزُ الْعُمّال ج۹ ص١٤٤ حدیث ٢٦٢٥٥)

﴿4﴾ جنّت کا سفید مَحَل مانگنا کیسا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مُغَفَّل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بیٹے کو اِس طرح دُعا مانگتے سنا کہ الٰہی عزّوجلّ! میں تجھ سے جنّت کا داہنی (یعنی سیدھی) طرف والا سفید مَحَل مانگتا ہوں۔ تو فرمایا کہ اے میرے بچّے! اللہ عزّوجلّ سے جنّت مانگو اور دوزخ سے اُس کی پناہ مانگو۔ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ اِس اُمّت میں وہ قوم ہوگی جو وُضُو اور دُعا میں حد سے تجاوُز کیا کرے گی۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج١ ص٦٨ حدیث ٩٦)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: دُعا میں تجاوُز (یعنی حد سے بڑھنا) تو یہ ہے کہ ایسی بات کا تَعَیُّن کیا جائے جس کی ضَرورت نہیں جیسے ان کے صاحبزادے نے کیا۔ فِردوس (جو کہ سب سے اعلٰی جنّت ہے اُس کا) مانگنا بہُت بہتر ہے کہ اِس میں شخصی تَعَیُّن (یعنی اپنی طرف مقرّر کرنا) نہیں نَوعی تَقَرُّر (نوع یعنی قسم مقرّر کرنا) ہے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ (مِراٰۃ المناجیح ج١ ص٢٩٣)

بُرا کیا، ظُلم کیا

ایک اَعرابی نے خدمتِ اقدس حُضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضِر ہو کر وُضو کے بارے میں پوچھا: حُضورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُنہیں وُضو کر کے دِکھایا جس میں ہر عُضْو تین تین بار دھویا پھر فرمایا: وُضو اِس طرح ہے، تو جو اِس سے زائد کرے یا کم کرے اُس نے بُرا کیا اور ظُلْم کیا۔ (سُنَنِ نَسائی ص ٣١ حدیث ١٤٠)

اِسراف صِرْف دو صورتوں میں ہی گناہ ہے

میرے آقا اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: یہ وعید اس صورت میں ہے کہ جب یہ اِعتِقاد رکھتے ہوئے زیادہ کرے کہ زیادہ کرنا ہی سنّت ہے۔ اور اگر تَثْلِیث (یعنی تین بار دھونے) کو سنّت مانا اور وُضو پر وُضو کے اِرادے یا شک کے وَقْت اطمینانِ قلب کے لئے یا تبرید (تَبْ۔ رِید یعنی ٹھنڈک کے حُصول) یا تَنْظِیف (تَنْ۔ ظِیف یعنی صفائی) کے لیے زیادہ کیا یا کسی حاجت کی وجہ سے کمی کی تو کوئی حَرَج نہیں۔ **صِرْف دو صورتوں میں اِسراف ناجائز و گناہ ہوتا ہے ایک یہ کہ کسی گناہ میں صَرْف واستِعمال کریں، دوسرے بیکار مَحْض مال ضائع کریں۔** وُضو و غُسْل میں تین بار سے زائد پانی ڈالنا جب کہ غَرَضِ صحیح (یعنی جائز مقصد) سے ہو ہرگز اِسراف نہیں کہ جائز غَرَض میں خَرْچ کرنا نہ خود مَعْصِیَت (یعنی نافرمانی) ہے نہ بیکار اِضاعت (یعنی ضائع کرنا)۔ (فتاوٰی رضویہ ج ١ جز ب ص ٩٤٠ تا ٩٤٢)

عملی طور پر وُضُو سیکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ سکھانے کیلئے خود عملی طور

پر وُضو کر کے دوسرے کو دِکھانا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابِت ہے۔ مُبلّغین کو چاہئے کہ اِس حدیثِ پاک پر عمل کرتے ہوئے بِغیر اِسراف کے صِرف حسبِ ضَرورت پانی بہا کر تین تین بار اَعْضاء دھو کر وُضو کر کے اسلامی بھائیوں کو دکھائیں۔ بِلا ضَرورتِ شَرعی کوئی عُضْو چار بار نہ دُھلے اِس کا خیال رکھا جائے، پھر جو بخوشی اپنی اِصلاح کروانا چاہے وہ بھی وُضو کر کے مُبلِّغ کو دِکھائے اور اپنی غَلَطیاں دُور کروائے۔ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسُول کی صحبت میں یہ مَدَنی کام اَحْسن طریقے پر ہوسکتا ہے۔ دُرُست وُضو کرنا ضَرور ضَرور سیکھ لیجئے۔ صِرف ایک آدھ بار وُضو کا طریقہ پڑھ لینے سے صحیح معنوں میں وُضو کرنا آجائے یہ بَہُت مشکل ہے، بار بار مَشْق کرنی ہوگی۔ وُضو سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ V.C.D بنام: ''وضو کا طریقہ'' دیکھنا انتہائی مفید ہے۔

مسجِد اور مدرَسے کے پانی کا اِسراف

مسجِد و مدرَسے وغیرہ کے وُضو خانے کا پانی ''وَقْف'' کے حکم میں ہوتا ہے۔ اِس پانی اور اپنے گھر کے پانی کے اَحکام میں فَرْق ہوتا ہے۔ جو لوگ مسجِد کے وُضو خانے پر بے دردی کے ساتھ پانی بہاتے ہیں بلکہ وُضو میں بِلا ضَرورت فقط غفلت یا جہالت کے سبب تین سے زائد مرتبہ اَعْضاء دھوتے ہیں وہ اِس مُبارَک فتوے پر خوب غور فرمائیں، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں اور توبہ کریں۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت،

ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **اگر وَقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بِالْاِتّفاق حرام ہے کیوں کہ اِس میں زیادہ خَرچ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور مدارِس کا پانی اِسی قسم کا ہوتا ہے جو کہ صِرف ان ہی لوگوں کیلئے وَقف ہوتا ہے جو شَرعی وُضو کرتے ہیں۔** (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص۶۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اپنے آپ کو اِسراف سے نہیں بچا پاتا اُسے چاہئے کہ مَملوکہ (یعنی اپنی مِلکِیّت کے) مَثَلاً اپنے گھر کے پانی سے وُضو کرے۔ **مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** اس کا یہ مطلب نہیں کہ ذاتی پانی کے اِسراف کی کُھلی چھوٹ ہے بلکہ گھر میں خوب مَشق کر کے شَرعی وُضو سیکھ لے تا کہ مسجِد کے پانی کا اِسراف کر کے حرام کا مُرتکب نہ ہو۔

اَحمد رضا کے سات حروف کی نسبت سے اعلیٰ حضرت کی طرف سے اِسراف سے بچنے کی 7 تدابیر

(1) **بعض** لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ **اُبل** جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے اِحتیاط چاہئے۔

﴾2﴿ ہر چُلّو بھرا ہونا ضَروری نہیں بلکہ جس کام کیلئے لیں اُس کا اندازہ رکھیں مَثَلاً ناک میں نَرم بانسے (یعنی نرم ہڈی) تک پانی چڑھانے کو پورا چُلّو کیا ضَرور نِصْف (یعنی آدھا) بھی کافی ہے بلکہ بھرا چُلّو گُلّی کیلئے بھی درکار نہیں۔

﴾3﴿ لوٹے کی ٹونٹی مُتَوَسِّط مُعتَدِل (یعنی درمیانی) چاہئے کہ نہ ایسی تنگ کہ پانی بدیَر (یعنی دیر میں) دے نہ فَراخ (یعنی کُشادہ) کہ حاجت سے زِیادہ گرائے، اس کا فَرْق یُوں معلوم ہوسکتا ہے کہ کٹوروں میں پانی لے کر وُضو کیجئے تو بَہُت خَرْچ ہوگا یُوہِیں فَراخ (یعنی کُشادہ) ٹونٹی سے بہانا زِیادہ خَرْچ کا باعِث ہے۔ اگر لوٹا ایسا (یعنی کُشادہ ٹونٹی والا) ہوتو احتِیاط کرے پُوری دھار نہ گرائے بلکہ باریک۔ (نَل کھولنے میں بھی انہیں باتوں کا خیال رکھئے)

﴾4﴿ اَعْضاء دھونے سے پہلے اُن پر بِھیگا ہاتھ پھیر لے کہ پانی جلد دوڑتا ہے اور تھوڑا (پانی)، بَہُت (سے پانی) کا کام دیتا ہے، خُصوصاً موسِمِ سرما (یعنی سردیوں) میں اِس کی زِیادہ حاجت ہے کہ اَعْضاء میں خُشکی ہوتی ہے اور بہتی دھار بیچ میں جگہ خالی چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ مُشاہَدہ (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے۔

﴾5﴿ کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوا (یعنی کٹوا) دیں کہ اُن کا ہونا پانی زِیادہ چاہتا ہے اور مُونڈنے سے بال سَخْت ہوجاتے ہیں اور تَراشنا مشین سے بہتر کہ خوب صاف کر دیتی ہے اور سب سے اَحْسن وافضل نُورہ (ایک طرح کا بال صفا پاؤڈر) ہے کہ ان اَعْضاء میں یِہی سنّت سے ثابِت۔ چُنانچِہ اُمُّ الْمُؤمِنین سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

جب نُورہ کا استِعمال فرماتے تو سَترِ مقدّس پر اپنے دَستِ مبارک سے لگاتے اور باقی بدنِ منوّر پر اَزْواجِ مُطہّرات رضی اللہ تعالیٰ عنھُنَّ لگا دیتیں۔ (اِبن ماجہ ج٤ ص٢٢٦ حدیث ٣٧٥١)

اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بِھگولیں کہ سب بال بِچھ جائیں ورنہ کھڑے بال کی جَڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وُضو نہ ہوگا۔

﴿6﴾ **دَست و پا** (ہاتھ و پاؤں) پر اگر لوٹے سے دھار ڈالیں تو ناخُنوں سے کُہنیوں یا (پاؤں کے) گٹّوں کے اوپر (یعنی ٹخنوں) تک عَلَی الِاتِّصال (یعنی مسلسل) اُتاریں کہ ایک بار میں ہر جگہ پر ایک ہی بار گرے، پانی جبکہ گِر رہا ہے اور ہاتھ کی رَوانی (ہِل جُل) میں دیر ہوگی تو ایک جگہ پر مکرّر (یعنی بار بار) گرے گا۔ (اور اس طرح اِسراف کی صورت پیدا ہوسکتی ہے)

﴿7﴾ **بعض** لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناخُن سے کُہنی تک یا (پاؤں کے) گٹّے تک بہاتے لائے پھر دوبارہ سہ بارہ کیلئے جو ناخُن کی طرف لے گئے تو ہاتھ نہ روکا بلکہ دھار جاری رکھی ایسا نہ کریں کہ تَثلِیث کے عِوض (یعنی تین بار کے بجائے) پانچ بار ہو جائے گا بلکہ ہر بار کُہنی یا (پاؤں کے) گٹّے تک لاکر دھار روک لیں اور رُکا ہوا ہاتھ ناخُنوں تک لے جا کر وہاں سے پھر اِجراء (پانی جاری) کریں کہ سنّت یہی ہے کہ ناخُن سے کُہنیوں یا گٹّوں (ٹخنوں) تک پانی بہے نہ اس کا عکس۔ (یعنی اُلٹ۔ مطلب یہ کہ کہنی یا گٹّے سے ناخنوں کی طرف پانی بہاتے ہوئے لے جانا سنّت نہیں)

قولِ جامع یہ ہے کہ سلیقے سے کام لیں۔ امامِ شافِعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا: "سلیقے سے اُٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہو جاتا ہے اور بد سلیقگی پر تو بَہُت (سا) بھی کِفایت

نہیں کرتا۔" (اَز اِفاداتِ فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۶۵۔۷۷۰)

"یاربّ اِسراف سے بچا" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے اِسراف سے بچنے کیلئے 14 مَدَنی پھول

﴿1﴾ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شُروع کیجئے۔

﴿2﴾ غور وفکر کیجئے کہ ایسی صورت مُتَعَیَّن (یعنی مقرّر) ہو جائے کہ وُضو اور غُسل بھی سنّت کے مطابِق ہو اور پانی بھی کم سے کم خَرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرایئے کہ قِیامت میں ایک ایک ذرّے اور قطرے قطرے کا حساب ہونا ہے۔ **اللہ** تبارَکَ وَتعالٰی پارہ 30 **سُوْرَةُ الزِّلْزَال** آیت نمبر 7 اور 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۠

ترجَمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

﴿3﴾ وُضو کرتے وَقت نَل احتِیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نَل کے دَستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نَل بند کرتے رہئے۔

﴿4﴾ **نَل** کے مقابلے میں لوٹے سے وُضو کرنے میں پانی کم خَرچ ہوتا ہے جس سے **ممکِن** ہو وہ لوٹے سے وُضو کرے، اگر نَل کے بِغیر گزارا نہیں تو مُمکِنہ صورت میں یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ جن جن اَعْضاء میں آسانی ہو وہ لوٹے سے دھولے۔ نَل سے وُضو کرنا جائز ہے، بس کسی طرح بھی **اِسراف** سے بچنے کی صورت نکالنی چاہئے۔

﴿5﴾ **مِسواک**، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مَسْح کرتے وَقْت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نَل بند کرنے کی عادت بنایئے۔

﴿6﴾ **بِالْخُصُوص** سردیوں میں وُضو یا غُسْل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گَرم پانی کے حُصول کی خاطِر نَل کھول کر پائپ میں جَمْع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنایئے۔

﴿7﴾ **ہاتھ** یا مُنہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتِیاط سے خَرچ کیجئے۔ مَثَلاً ہاتھ دھونے کیلئے چُلّو میں پانی کے تھوڑے قطرے ڈال کر صابون لیکر جھاگ بنایا جاسکتا ہے اگر پہلے سے صابون ہاتھ میں لے کر پانی ڈالیں گے تو پانی زِیادہ خَرچ ہوسکتا ہے۔

﴿8﴾ **استِعمال** کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو، پانی میں رکھ دینے سے صابون گُھل کر ضائع ہوگا۔ ہاتھ دھونے کے بیسن کے کناروں پر بھی صابون نہ رکھا جائے کہ پانی کی وجہ سے جلدی گُھل جاتا ہے۔

﴿9﴾ **پی** چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسرے کو پلا دیجئے یا

کسی اور اِستِعمال میں لیجئے۔

﴿10﴾ **پھل**، کپڑے، برتن اور فرش بلکہ چائے کا کپ یا ایک چمچ بھی دھوتے وَقت نیز نَل کھول کر اِس قَدَر زِیادہ غیر ضَروری پانی بہانے کا آج کل رَواج ہے کہ حسّاس اور دل جلے آدمی سے دیکھا نہیں جاتا!!! اے کاش! ع:

شاید کہ اُتر جائے تِرے دِل میں مِری بات

﴿11﴾ **اکثر** مسجِدوں، گھروں، دفتروں، دوکانوں وغیرہ میں خوامخواہ دن رات بتّیاں جلتی اور پنکھے چلتے رہتے ہیں، ضَرورت پوری ہوجانے کے بعد بتّیاں، پنکھے اور A.C. اور کمپیوٹر وغیرہ بند کردینے کی عادت بنائیے، ہم سبھی کو حسابِ آخرت سے ڈرنا اور ہر معامَلے میں اِسراف سے بچتے رہنا چاہئے۔

﴿12﴾ **اِستنجا** خانے میں لوٹا اِستِعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زِیادہ خَرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلودہ ہوجاتے ہیں۔ ہر ایک کو چاہئے کہ ہر بار پیشاب کرنے کے بعد ایک لوٹا پانی لے کر W.C. کے کناروں پر تھوڑا سا بہائے پھر قدرے اوپر سے (مگر چھینٹوں سے بچتے ہوئے) بڑے سوراخ میں ڈال دیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بدبُو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی۔ ''فلش ٹینک'' سے صفائی میں پانی بَہُت زِیادہ صَرف ہوتا ہے۔

﴿13﴾ **نَل** سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ بسا اوقات مساجِد و مدارِس کے نَل ٹپکتے رَہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا! اِنتظامیہ کو اپنی ذِمّہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخرت کی بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔

﴾14﴿ **کھانا** کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ مُعامَلات میں خوب احتِیاط فرمایئے تاکہ ہر دانہ، ہر غذائی ذرّہ اور ہر قطرہ استِعمال ہوجائے۔

40 مَدَنی پھولوں کا رضوی گلدستہ

(تمام مَدَنی پھول فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ جلد 4 کے آخر میں دیئے ہوئے ''فوائدِ جلیلہ'' صَفْحَہ 613 تا 746 سے لئے گئے ہیں)

۞ **وُضُو** میں آنکھیں زور سے نہ بند کرے مگر وُضو ہو جائے گا ۞ اگر لب (یعنی ہونٹ) خوب زور سے بند کرکے **وُضو** کیا اور کُلّی نہ کی وُضو نہ ہوگا ۞ وُضو کا پانی روزِ قیامت **نیکیوں کے پلّے** میں رکھا جائیگا۔ (مگر یاد رہے! ضَرورت سے زیادہ پانی گرانا اِسراف ہے) ۞ مِسواک موجود ہو تو اُنگلی سے دانت مانجنا ادائے **سنّت** وحُصُولِ ثواب کے لیے کافی نہیں، ہاں مِسواک نہ ہو تو اُنگلی یا کُھر کُھرا (یعنی کُھردَرا) کپڑا اَدائے **سنَّت** کر دے گا اور عورتوں کے لیے مِسواک موجود ہو جب بھی **مِسّی** کافی ہے ۞ انگوٹھی ڈِھیلی ہو تو **وُضو** میں اُسے پھرا کر پانی ڈالنا **سنَّت** ہے اور تنگ ہو کہ بے جُنبِش دیئے پانی نہ پہنچے تو **فرض**۔ یِہی حکم بالی (یعنی کان کے زَیور) وغیرہ کا ہے ۞ اَعْضاء کا مَل مَل کر دھونا **وُضو** اور **غُسْل** دونوں میں **سنَّت** ہے ۞ اَعْضاءِ وُضو دھونے میں حدِّ شَرْعی سے اِتنی خفیف تحریر (یعنی ہر طرف سے معمولی سا) بڑھانا جس سے حدِّ شَرْعی تک اِستِیعاب (یعنی مکمَّل ہونے) میں شُبہ نہ رہے **واجِب** ہے ۞ وُضو میں **کُلّی** یا ناک میں پانی ڈالنے کا تَرک مکروہ ہے اور اس کی عادت ڈالے تو گنہگار ہو گا۔ یہ مسئلہ وہ لوگ خوب یاد رکھیں جو کُلّیاں ایسی نہیں کرتے کہ حَلْق تک ہر چیز کو دھوئیں اور وہ کہ پانی جن کی ناک کو (فَقَط) چُھوجاتا ہے سُونگھ کر اوپر نہیں چڑھاتے یہ سب لوگ **گنہگار** ہیں

اور **غسل** میں تو ایسا نہ ہو تو سر رے سے نہ غسل ہو گا نہ **نماز** ۞ وُضو میں ہر عُضْو کا پورا تین بار دھونا سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے، ترک کی عادت سے گنہگار ہو گا ۞ **وُضُو** میں جلدی نہ چاہئے بلکہ دَرنگ (یعنی اطمینان) واحتِیاط کے ساتھ کرے۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ ''وُضو جوانوں کا سا، نماز بوڑھوں کی سی'' یہ وُضو کے بارے میں غَلَط ہے ۞ مُنہ دھونے میں نہ گالوں پر ڈالے نہ ناک پر نہ زور سے پیشانی پر، یہ سب افعال جُہّال (یعنی جاہلوں) کے ہیں بلکہ باآہستگی بالائے **پیشانی** (یعنی پیشانی کے اُوپر) سے ڈالے کہ **ٹھوڑی** سے نیچے تک بہتا آئے ۞ وُضو میں مُنہ سے گرتا ہوا پانی مَثَلاً کلائی پر لیا اور (کلائی پر) بَہا لیا (یعنی مُنہ دھونے میں مُنہ سے گرنے والے پانی سے ہاتھ کی کلائی نہیں دھو سکتے کہ) اِس سے **وُضُو** نہ ہو گا اور **غُسْل** میں (مُعاملہ جُدا ہے) مَثَلاً سر کا پانی پاؤں تک جہاں جہاں گزرے گا پاک کرتا جائیگا وہاں نئے پانی کی ضَرورت نہیں ۞ آدمی وُضو کرنے بیٹھا پھر کسی مانِع (یعنی رُکاوٹ) کے سبب تمام (یعنی مکمّل) نہ کرسکا تو جتنے اَفعال کیے اُن پر ثواب پائیگا اگرچِہ وُضو نہ ہوا ۞ جس نے خود ہی قَصْد (یعنی اِرادہ) کیا کہ آدھا وُضو کرے گا وہ ان اَفعال پر ثواب نہ پائیگا، یُونہی جو وُضو کرنے بیٹھا اور بِلا عُذر ناقِص (یعنی ادھورا) چھوڑ دیا وہ بھی جتنے اَفعال بجالایا اُن پر مُستَحِقِ ثواب نہ ہونا چاہیے ۞ اگر سر پر مینہ (یعنی بارِش) کی بُوندیں اِتنی گریں کہ چہارُم (یعنی چوتھائی) سر بھیگ گیا مَسْح ہو گیا اگرچہ اس شخص نے ہاتھ لگایا نہ قَصْد (یعنی نہ نیّت واِرادہ) کیا ۞ اَوس (یعنی شبنم) میں سر بَرَہنہ (یعنی ننگے سر) بیٹھا اور اُس سے چہارُم سر کے قَدَر بھیگ گیا مَسْح ہو گیا ۞ اتنے گَرم یا اتنے سرد پانی سے **وُضو** مکروہ ہے جو بدن پر اچھّی طرح نہ ڈالا جائے، تکمیلِ سنّت نہ کرنے دے، اور اگر

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود ِپاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کوئی **فرض** پورا کرنے سے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہوا تو وُضو ہی نہ ہوگا ۞ پانی بیکار صَرف (یعنی خَرچ) کرنا یا پھینک دینا **حرام** ہے۔ (اپنے یا دوسرے کے پینے کے بعد گلاس یا جگ کا بچا ہوا پانی خواہ مخواہ پھینک دینے والے توبہ کریں اور آیِندہ اِس سے بچیں) ۞ ناف سے زَرد پانی بہ کر نکلے وُضو جاتا رہے ۞ خون یا پیپ آنکھ میں بہا مگر آنکھ سے باہَر نہ گیا تو وُضو نہ جائے گا اُسے کپڑے سے پونچھ کر پانی میں ڈال دیں تو (پانی) ناپاک نہ ہوگا ۞ زَخْم پر پٹّی بندھی ہے اُس میں خون وغیرہ لگ گیا اگر اس قابِل تھا کہ بندِش نہ ہوتی تو بَہ جاتا تو وُضو گیا ورنہ نہیں، نہ پٹّی ناپاک ۞ قطرہ اُتر آیا یا خون وغیرہ ذَکَر (یعنی عُضْوِ تَناسُل) کے اندر بَہا جب تک اُس کے سُوراخ سے باہَر نہ آئے وُضو نہ جائیگا اور پیشاب کا صِرْف سوراخ کے مُنہ پر چمکنا (وُضو توڑنے کیلئے) کافی ہے ۞ نابالغ نہ کبھی بے وُضو ہو نہ جُنُب (یعنی بے غُسلا)۔ انہیں (یعنی نابالغان کو) وُضو وغُسْل کا حکم عادت ڈالنے اور آداب سکھانے کے لیے ہے ورنہ کسی حَدَث (یعنی وُضو توڑنے والے عمل) سے ان کا وُضو نہیں جاتا نہ جماع سے ان پر غُسْل فرض ہو ۞ باوُضو نے ماں باپ کے کپڑے یا ان کے کھانے کے لیے پھل یا مسجِد کا فرش ثواب کے لیے دھویا پانی مُسْتَعْمَل نہ ہوگا اگرچہ یہ اَفعالِ قُربَت (یعنی رضائے الٰہی) کے ہیں ۞ نابالغ کا پاک ہاتھ یا بدن کا کوئی جُزْ اگرچہ بے وُضو ہو پانی میں ڈالنے سے قابلِ وُضو رہے گا ۞ بدن سُتھرا رکھنا، مَیل دُور کرنا، شَرع میں مطلوب ہے کہ اسلام کی بِنا (یعنی بنیاد) سُتھرائی (یعنی پاکیزگی و صفائی) پر ہے۔ اِس نیّت سے باوُضو نے بدن دھویا تو قُربَت (یعنی کارِ ثواب) بے شک ہے مگر پانی مُستعمَل نہ ہوا ۞ مُستعمَل پانی پاک ہے اس سے کپڑا دھو سکتے ہیں مگر اس سے وُضو

نہیں ہوسکتا اور اس کا پینا یا اس سے آٹا گوندھنا مکروہِ (تنزیہی) ہے ❁ پَرایا پانی بے اجازت لے گیا اگرچِہ زبردستی یا چُرا کر اس سے وُضو ہو جائے مگر حرام ہے۔ البتّہ کسی کے مَملوک (یعنی ملکیَّت کے) کنویں سے اُس کی مُمانَعت پر بھی پانی بھر لیا اس کا استِعمال جائز ہے ❁ جس پانی میں مائے مُستَعمَل کی دھار پہنچی یا واضح قطرے گرے اس سے وُضو نہ کرنا بہتر ❁ جاڑے میں وُضو کرنے سے سردی بَہُت معلوم ہو گی اس کی تکلیف ہو گی مگر کسی مَرَض کا اندیشہ نہیں تو تَیَمُّم کی اجازت نہیں ❁ شیطان کے تھوک اور پُھونک سے نَماز میں قطرے اور رِیح کا شُبہ ہو جاتا ہے، حکم ہے کہ جب تک ایسا یقین نہ ہو جس پر قسم کھا سکے اِس (وَسوَسے) پر لحاظ نہ کرے، شیطان کہے کہ تیرا وُضو جاتا رہا تو دل میں جواب دے لے کہ خبیث تو جھوٹا ہے اور اپنی نَماز میں مشغول رہے ❁ مسجِد کو ہر گِھن کی چیز سے بچانا واجِب ہے اگرچِہ پاک ہو جیسے لُعابِ دَہَن (منہ کی رال، تھوک، بَلْغَم) آبِ بینی (مَثَلاً رِینٹھ یا ناک سے نزلے کا بہنے والا پانی) آبِ وُضو ❁ تَنبِیْہ: بعض لوگ کہ وُضو کے بعد اپنے مُنہ اور ہاتھوں سے پانی پونچھ کر مسجِد میں ہاتھ جھاڑتے ہیں (یہ) مَحْض حرام اور ناجائز ہے۔ ❁ پانی میں پیشاب کرنا مُطْلَقاً مکروہ ہے اگرچِہ دریا میں ہو ❁ جہاں کوئی نَجاست پڑی ہو تِلاوت مکروہ ہے ❁ پانی ضائع کرنا حرام ہے ❁ مال ضائع کرنا حرام ہے ❁ زمزم شریف سے غُسْل و وُضو بِلا کراہت جائز ہے (اور پیشاب وغیرہ کر کے) ڈھیلے (سے خُشک کر لینے) کے بعد (آبِ زم زم سے) اِستِنجا مکروہ اور نَجاست دھونا (مثلاً پیشاب کے بعد ٹشو پیپر وغیرہ سے سُکھائے بغیر) گناہ ❁ (وہ) اِسراف کہ (جو) ناجائز و گناہ ہے (وہ) صِرف (ان) دو صورتوں میں ہوتا ہے، ایک یہ کہ کسی گناہ

میں صَرْف (یعنی خَرْچ) واستِعمال کریں، دوسرے بیکار مَحْض مال ضائع کریں ۞ غُسْلِ مَیِّت سِکھانے کے لیے مُردے کو نہلایا اور اُسے غُسْل دینے کی نیّت نہ کی وہ بھی پاک ہو گیا اور زِندوں پر سے بھی فَرْض اُتر گیا کہ فِعْل بِالْقصد کافی ہے، ہاں بے نیّت ثواب نہ ملے گا۔

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِسراف سے بچتے ہوئے شَرْعی وُضُو کے ساتھ ہر وَقْت باوضو رہنا نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفِردَوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

محمد الیاس قادری رضوی

۵ ذُوالحجۃِ الحرام ۱۴۳۵ھ

01-10-2014

باوُضو مرنے والا شہید ہے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی اِستِطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مَلَکُ الْموت جس بندے کی روح حالتِ وُضو میں قبض کرتا ہے اُس کیلئے **شہادت** لکھ دی جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۹ حدیث ۲۷۸۳)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں **مکتبۃُ المدینہ** کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمائیے۔

ولادت میں آسانی کا نُسخہ (مریم بی بی کا پھول)

مریم بی بی کا پھول[1] دردِزہ (بچّے کی ولادت کا درد) شُروع ہونے پر کسی کھلے برتن یا ڈبے میں پانی میں ڈال دیا جائے تو جیسے جیسے تَر ہوتا جائے گا یہ کِھلتا جائے گا اور **اَللّٰہُ ربُّ الْعِزّت** کی عنایت سے مریم بی بی کے پھول کی بَرَکت سے بچّے کی ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔

بِغیر آپریشن ولادت ہوگئی (مریم بی بی کے پھول کا فائدہ)

دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ الْمدینہ کے ایک مدرِّس مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میرے دوسرے بچّے کی ولادت کا دن تھا، میرے بچّوں کی امّی اَسپتال کے مخصوص کمرے (لیبر روم) میں جاچکی تھیں، کچھ ہی دیر بعد مجھے مَدَنی مُنّے کی ولادت کی خوشخبری ملی۔ اَسپتال کی اِنتظار گاہ میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی تو اُس نے باتوں باتوں میں **مریم بی بی کے پھول** کا ذِکر کیا تو میرے دریافت کرنے پر اُس نے بتایا کہ اگر دردِزہ (بچّے کی ولادت کا درد) شُروع ہونے پر اس سُوکھے پھول کو کسی کھلے برتن یا ڈبے میں پانی میں ڈال دیا جائے تو جیسے جیسے تر ہوتا جائے گا یہ کِھلتا جائے گا اور اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بچے کی ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔ پھر کم وبیش دو سال کے بعد جب تیسرے بچے کی ولادت کا مَرحلہ آیا تو لیڈی ڈاکٹر نے میرے بچّوں کی امّی

---

[1]: اسے "مریم بُوٹی" اور "مریم کا پنجہ" بھی کہتے ہیں، پنجے کی شکل خشک حالت میں ہوتی ہے۔ پنساری (دیسی دواؤں) کی دکان سے ملنا ممکن ہے مکّے مدینے میں مقامی عورتیں اور بچّے زمین پر رکھ کر چیزیں بیچتے ہیں اوران کے پاس بھی مل سکتا ہے، اس کی خاصیّت اور بَرَکت سے واقف عاشقانِ رسول وہاں سے تبرکاً وطن لاتے اور دوسروں کو تحفۃً پیش کرتے ہیں۔ جس کو دیں اُس کو استِعمال کا طریقہ سمجھانا ضروری ہے۔ کم پرانا ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

کو ذِہنی طور پر آپریشن کے ذَرِیعے ولادت کے لئے تیّار رہنے کا کہا، مجھے **مریم بی بی کے پھول** کا خیال آیا تو میں نے پنساری (دیسی دواؤں) کی دکان سے **مریم بُوٹی** حاصل کر لی اور جب وقتِ ولادت قریب آیا تو اُسے پانی میں ڈال دیا، **اللہ** تعَالٰی کے کرم سے بِغیر آپریشن مَدَنی مُنّی کی ولادت ہوگئی۔ ایک عرصے بعد چوتھے بچّے پر بھی ڈاکٹر نے آپریشن کنفرم کر دیا لیکن میں نے دیگر اَوْراد و وظائف (جو مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''گھریلو علاج'' میں موجود ہیں) کے ساتھ ساتھ **مریم بُوٹی** کا بھی استِعمال کیا، یوں ایک بار پھر بِغیر آپریشن مَدَنی مُنّی کی ولادت ہوگئی۔ اس کے کم وبیش دو سال بعد جب پانچویں بچّے کی ولادت مُتوَقَّع تھی تو ہم نے اپنے گھر کے قریبی اَسپتال میں رُجوع کیا، وہاں بھی ڈاکٹر نے میڈیکل رِپورٹس اور اپنے تجرِبے کی روشنی میں آپریشن کا ہی کہا، میں نے کوشش کر کے رقم کا بھی انتظام رکھا اور اَوْراد و وظائف کے ساتھ ساتھ وقتِ ولادت قریب ہونے پر **مریم بُوٹی** بھی کھلے مُنہ والے ڈبے میں پانی میں ڈال دی، ڈاکٹر نے بغیر آپریشن ولادت کے لئے کافی کوشش کے بعد آپریشن کے لئے رقم جمع کروانے کا بولا کہ اب آپریشن کے علاوہ چارہ نہیں اور آپریشن کا انتظام شُروع کر دیا، رقم بینک میں تھی میں اَسپتال کے قریبی اے ٹی ایم مشین سے رقم نکال لایا اور کاؤنٹر پر جمع کروا دی، لیکن آپریشن سے پہلے ہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے تندرست وتوانا مَدَنی مُنّا پیدا ہونے کی خوش خبری مل گئی۔ **مریم بُوٹی** کے استِعمال کا میں نے چار یا پانچ اسلامی بھائیوں کو مشورہ دیا اُن میں سے کئی ایک کو ڈاکٹر نے آپریشن کا بول رکھا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے یہاں بھی بِغیر آپریشن ولادتیں ہوگئیں۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

فہرس

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ مجید		کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت
نور العرفان	پیر بھائی کمپنی مرکز الاولیاء لاہور	مراۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
سنن ابو داؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت	البحر الرائق	کوئٹہ
سنن نسائی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	درمختار و ردالمحتار	دار المعرفۃ بیروت
سنن ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	عالمگیری	دار الفکر بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	مراقی الفلاح	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	الحاوی للفتاوٰی	دار الفکر بیروت
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	میزان الکبریٰ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم صغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
مسند بزار	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ	مسائل القرآن	رومی پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور
سنن دارمی	باب المدینہ کراچی	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
سنن دارقطنی	مدینۃ الاولیاء ملتان	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆

اوپر سے وُضو خانے کا نقشہ

سیدھی طرف سے وُضو خانے کا نقشہ